❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت رمضان المبارک
وقت 5-7 منٹ

رمضان اور اصلاح و تطہیر نفس

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o (البقرہ:184)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

سامعین! میری تقریر کا عنوان ہے **"رمضان اور اصلاح و تطہیر نفس"**

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ صَانَ نَفْسَہٗ وَدِیْنَہٗ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ زَوَّجَہُ اللّٰہُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَاَعْطَاہُ قَصْرًا مِّنْ قُصُوْرِ الْجَنَّۃِ

کہ جس نے اپنے نفس اور دین کی اِس ماہ حفاظت کی۔ اُس کی اللہ تعالیٰ جنت کی موٹی آنکھوں والی حور سے شادی کرے گا اور اُسے جنت کے محلات میں سے ایک محل عطا کرے گا۔

رمضان کو نفوس کے سدھارنے اور ان کو پاک صاف کرنے کے حوالے سے دیکھا جائے تو سب سے پہلے اللہ کی پیاری کتاب خاتم الکتب قرآن کریم کا دروازہ کھٹکھٹانا ہوگا جس کے لئے ہمیں سورۃ البقرہ کی آیات 184 تا 189 کو دیکھنا ہوگا جو رمضان، اس کے روزوں کی اہمیت، فضیلت اور اس کے متعلق احکام پر بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ ان آیات میں ایک دفعہ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کہ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور ایک بار لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ کہ تا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں کے الفاظ استعمال فرما کر روزہ کی افادیت یہ بیان فرما دی کہ اس سے نفوس پاک ہوتے ہیں۔

پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ کے بارے میں تقویٰ اختیار کرو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اُس نے 11 ماہ تمہیں دے دیئے ہیں جس میں تم کھاتے پیتے سیر ہوتے ہو مگر یہ مہینہ شَھْرُ اللّٰہِ ہے یعنی یہ اللہ کا مہینہ ہے پس فَاحْفَظُوْا فِیْہِ اَنْفُسَکُمْ اِس میں اپنے نفسوں کی حفاظت کرو۔

(ترغیب و الترھیب باب الترغیب فی الصوم حدیث نمبر 1824)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان اور نفس کے حوالے سے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے ماہ رمضان میں گناہ کیا یا کسی مؤمن پر بہتان باندھا یا شراب پی تو اس کے سال بھر کے اعمال، اللہ تعالیٰ ضائع کر دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ آیت لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اب دیکھو کہ جب ضروری چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے تو غیر ضروری کو استعمال کیوں کرے گا۔ روزہ کی غرض و غایت یہی ہے کہ غیر ضروری چیزوں میں اللہ کو ناراض نہ کرے اسی لئے فرمایا لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 302)

پھر فرماتے ہیں کہ

”روزہ کی حقیقت کہ اس سے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور انسان متقی بن جاتا ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 302)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر صغیر میں جو اس کا ترجمہ فرمایا ہے وہ بھی اپنے نفوس کی پاکی کی عکاسی کرتا ہے۔ آپؓ ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

الغرض روزوں کا نفس کی تطہیر اور پاکی کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں اپنے نفسوں کی حفاظت کی نصیحت فرمائی ہے اور اگر قرآن، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رمضان سے متعلقہ ارشادات کا احاطہ کریں تو تمام ارشادات میں تقویٰ اور نفس کو آگ سے بچانے کا پہلو نکلتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں شھرِ رمضان کی ایک خوبی یہ بیان کی کہ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کہ اس میں ایک عظیم ہدایت دینے والی کتاب ”القرآن“ اُتاری ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

”میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ كُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس! اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی، اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت ہی پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کا لانے والا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلّی عظیم جس کا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

پھر حدیث میں ہے کہ روزہ بُرائیوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ پس روزے دار سے نہ تو کوئی بے ہودہ بات کرے۔ نہ ہی جہالت کی بات کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے جھگڑے تو وہ اِنِّیْ صَآئِمٌ کہہ دے۔ (بخاری کتاب الصوم) پھر حدیث کے الفاظ کہ رمضان رمض سے ہے یہ گناہوں کو جلا کر مٹا دیتا ہے۔ (کنز الاعمال کتاب الصوم) میں بھی اصلاحِ نفس کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت کی دعائیں قبولیت کی سند رکھتی ہیں جو نفس کی تطہیر کے لئے ضروری ہیں۔ ہمارے محترم استاد مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ اکثر کہا کرتے تھے کہ افطاری کے وقت کی دُعا ردّ نہیں ہوتی اس لئے اپنے نفوس کے لئے بہت دعا کیا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 25)

اسی تسلسل میں آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:

”اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو، نہ انسان کی، نہ حیوان کی، نہ سورج کی، نہ چاند کی، اور نہ کسی اور ستارے کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ “

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 26)

پس رمضان نفس کے محاسبہ و مواخذہ کا اہم موقع ہے اور جس نے اس رمضان میں اپنے نفس کی حفاظت کر لی تو اُس نے جنت کے محلات میں جگہ بنالی۔

امام غزالیؒ نے اپنی کتاب ”احیاء العلوم“ میں اصلاحِ نفس کے جو چار اصول لکھے ہیں ان میں چوتھا یہ ہے کہ

”مؤاخذہ کہ نفس نے جو دن بھر نافرمانیاں کی ہیں۔ اس کو ان کی سزا دینا یعنی عبادت کا بوجھ ڈالے۔ جو غلط ہو اس پر شرمندگی کے ساتھ استغفار کرے اور جو اچھا ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔“

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 مارچ 2022ء)

حضرت ابراہیم تیمیؒ ایک بزرگ گزرے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے نفس کو سمجھانے کے لئے اِسے تصوّراتی جنت میں لے گیا۔ میرے نفس نے وہاں کے مزیدار پھل کھائے اور شیریں نہروں سے پانی پیا اور جنت کے مزے اُڑائے۔ پھر مَیں اپنے نفس کو لے کر دوزخ گیا وہاں اسے زقّوم کا درخت کھانے کو ملا اور زخموں کی پیپ اور کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے اور آگ اور بیڑیوں میں قید کیا گیا۔ تب مَیں نے اپنے نفس سے پوچھا۔ بتا کیا چاہتا ہے تُو؟ میرے نفس نے جواب دیا أُرِيْدُ أَنْ أَرُدَّ إِلَى الدُّنْيَا فَأَعْمَلَ صَالِحًا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ دنیا میں لوٹ جاؤں اور نیک عمل بجالاؤں تا کہ جنت میں داخل ہوں تب مَیں نے اپنے نفس سے کہا دیکھ! تیری تمنا تجھے مل گئی۔ تو دنیا میں ہے اس لئے نیک عمل بجالا اور گناہوں سے دُور رہ۔

(محاسبة النفس لابن أبي الدنيا، اجهاز النفس في الاعمال)

ماہِ رمضان اصلاحِ نفس کا مہینہ ہے اور خدا تعالیٰ اس بابرکت مہینہ میں ہمیں ایک ایسا ماحول فراہم کرتا ہے کہ ہم اس میں اپنی اصلاح کر سکیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آتا ہے تو فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ یعنی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(صحيح البخاري، كتاب الصوم، هل يقال رمضان أو شهر رمضان)

سو جب سب ایک جہت کو چلنے لگ جائیں تو اس جہت میں چلنا آسان ہو جاتا ہے کیونکہ کوئی روک پیش قدمی سے روکتی نہیں۔ پس جب ایک چیز دوسری چیز کی ممد بن جائے اور ایک کام کرنے سے دوسرے کام آسان ہو جائیں تو پیش قدمی تیز کر دینی چاہئے۔ اس لئے آپؐ فرماتے ہیں۔ روزہ (گناہوں کے خلاف ایک حفاظتی تدبیر ہے۔ پس روزہ رکھنے والے کو چاہئے کہ وہ لَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ کہ نہ زبان سے کوئی گناہ کرے اور نہ اپنے دوسرے اعضاء کو کسی ایسے کام میں لگائے جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

(صحيح البخاري، كتاب الصوم، هل يقول إني صائم)

سو روزے کا ایک ہدف ہے جو اس ہدف کو پورا نہیں کر رہا تو اس کے روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ تو خدا کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

(صحيح البخاري، كتاب الصوم، من لم يدع قول الزور)

کیونکہ روزہ تو جائز کاموں سے رکنے کا صبر پیدا کر دیتا ہے تو ایسے میں ناجائز کام کیسے ہو سکتے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ الصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ یعنی روزے تو آدھا صبر ہیں۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، في الصوم زكاة الجسد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ کہلاتا ہے کیونکہ اپنی خواہشات پر صبر کرنا ہے، اپنے غصّوں پر صبر کرنا ہے، نیکیوں پر جم کے بیٹھنا ہے۔ بدیوں کی طرف جو تحریک ہے اس کا مقابلہ کرکے رک جانا ہے۔ ان سب چیزوں کو صبر کہا جاتا ہے۔“

(خطباتِ طاہر جلد 15 صفحہ 75)

بہر حال اس ماحول سے وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے جو ایمان کی طرف توجہ دے، اپنا محاسبہ بھی کرتا چلا جائے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جس نے رمضان کے روزے ایمان اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے۔ اس کے رمضان سے پہلے کئے گئے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(سنن أبي داوود، کتاب الصلاۃ، باب في قیام شہر رمضان)

لیکن جو اس مہینہ میں اپنے ایمان کی طرف توجہ نہیں دیتا اور نہ اپنے محاسبہ کے ذریعہ اپنے اندر اصلاح پیدا کرتا ہے تو آپؐ نے اس کے لئے فرمایا ہے کہ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُّغْفَرَ لَهُ کہ مٹی میں ملے اس کی ناک جس پر رمضان کا مہینہ آیا اور گزر گیا لیکن اس سے قبل اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، قول رسول اللہ رغم أنف رجل)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کردے اور پھر تم کاٹے جاؤ“

(روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 547-548)

پھر فرمایا۔

”خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک قدم آگے رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔“

(ملفوظات احمد جلد 5 صفحہ 455)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”روزوں میں ہر شخص کو اپنے نفس کا بھی محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ دیکھتے رہنا چاہئے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں مَیں جائزہ لوں کہ میرے میں کیا کیا بُرائیاں ہیں، ان کا جائزہ لوں۔ ان میں سے کون کون سی برائیاں ہیں جو میں آسانی سے چھوڑ سکتا ہوں ان کو چھوڑوں۔ کون کون سی نیکیاں ہیں جو مَیں نہیں کر سکتا یا مَیں نہیں کر رہا اور کون کون سی نیکیاں ہیں جو مَیں اختیار کرنے کی کوشش کروں۔ تو اگر ہر شخص ایک دو نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرے اور ایک دو بُرائیاں چھوڑنے کی کوشش کرے اور اس پر پھر قائم رہے تو سمجھیں کہ آپ نے رمضان کی برکات سے ایک بہت بڑی برکت سے فائدہ اٹھا لیا۔“

(خطباتِ مسرور جلد 1 صفحہ 418)

اللہ کرے اس رمضان میں ہم اپنے وجود اور نفوس کی ایسی تطہیر کرلیں کہ رمضان کے آخر پر ہم نومولود کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہوں۔

پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہی رہِ درگاہِ باری
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ

بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

✪✪✪✪